اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

”اللّٰہ پاک سے محبّت ودعا، مکّے، مدینے اور جنّت کے مدنی پھول“

(01): ”اللہ پاک سے محبت کے مدنی پھول“

(1) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے تھے، آج میں اُن کو اپنے سائے میں رکھوں گا، آج میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہی (2) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو لوگ میری وجہ سے آپَس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جُلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں اُن سے میری مَحَبَّت واجِب ہوگئی (3) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپَس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اُن کیلئے نُور کے مِنبر ہونگے۔ انبیاء و شہداء اُن پر غِبطہ (یعنی رشک) کریں گے (4) دو شخصوں نے اللہ کے لئے باہم مَحَبَّت کی اور ایک مشرِق میں ہے دوسرا مغرِب میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کریگا اور فرمائیگا یہی وہ ہے جس سے تو نے میرے لیے مَحَبَّت کی تھی (5) جنّت میں یاقوت کے سُتُون ہیں اُن پر زَبَرجَد کے بالا خانے ہیں، ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ان میں کون رہے گا؟ فرمایا: وہ لوگ جو اللہ کے لئے آپَس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں، ایک جگہ بیٹھتے ہیں، آپس میں ملتے ہیں (6) اللہ کیلئے مَحَبَّت رکھنے والے عرش کے گِرد یاقوت کی کرسی پر ہوں گے (7) جو کسی سے اللہ کے لیے مَحَبَّت رکھے اللہ کے لیے دشمنی رکھے اور اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے منع کرے اُس نے اپنا ایمان کامِل کر لیا (8) دو شخص جب اللہ (عزوجل) کے لیے باہم مَحَبَّت رکھتے ہیں، ان کے درمِیان میں جُدائی اُس وَقت ہوتی ہے کہ ان میں سے ایک نے کوئی گناہ کیا۔ یعنی اللہ (عزوجل) کے لیے جو مَحَبَّت ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اگر ایک نے گناہ کیا تو دوسرا اس سے جدا ہو جائے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے

www.farzuloom.net

پڑھئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 16 صَفْحَہ 217 تا 222)

(سیاہ فارم غلام ص ۴۵ تا ۴۷)

---

(02): "دعا کے فوائد اور مدنی پھول"

دُعا کے تین فوائد:

سرورِ معصوم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے روایت ہے: دُعا بندے کی، تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی: {۱} یا اُس کا گناہ بخشا جاتا ہے۔ یا {۲} دنیا میں اُسے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ یا {۳} اُس کے لئے آخرت میں بھلائی جمع کی جاتی ہے کہ جب بندہ آخرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مستجاب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں تمنا کرے گا: کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعا قبول نہ ہوتی اور سب یہیں (یعنی آخرت) کے واسطے جمع رہتیں۔ (اَلْمُستَدرَک ج ۲ ص ۱۶۵ حدیث ۱۸۶۲، احسنُ الوعاء ص ۵۵)

دُعا میں پانچ سعادتیں:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دُعا رائگاں تو جاتی ہی نہیں، اِس کا دُنیا میں اگر اثر ظاہر نہ بھی ہو تب بھی آخرت میں اَجر و ثواب مل ہی جائے گا لہٰذا دُعا میں سستی کرنا مناسب نہیں۔

"یاعَفُوّ" کے پانچ حروف کی نسبت سے 5 مَدَنی پھول

{۱} پہلا فائدہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی پیروی ہوتی ہے کہ اُس کا حکم ہے مجھ سے دُعا مانگا کرو۔ چنانچہ پارہ 24 سُوْرَۃُ الْمُؤمِنُوْن آیت 60 میں ارشاد ہے:

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔

{۲} دُعا مانگنا سُنَّت ہے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اکثر اَوقات دُعا مانگتے۔ لہٰذا دُعا مانگنے میں اِتّباعِ سُنَّت کا بھی شرف حاصل ہوگا۔

{۳} دُعا مانگنے میں اِطاعت رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

www.farzuloom.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دُعا کی اپنے غلاموں کو تاکید فرماتے رہتے۔

{۴} دُعا مانگنے والا عابدوں کے زُمرے (یعنی گروہ) میں داخل ہوتا ہے کہ دُعا بذاتِ خود ایک عبادَت بلکہ عبادَت کا بھی مغز ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔ یعنی دُعا عبادَت کا مغز ہے۔ (ترمذی ج ۵ ص ۲۴۳ حدیث ۳۳۸۲)

{۵} دُعا مانگنے سے یا تو اُس کا گناہ مُعاف کیا جاتا ہے یا دُنیا ہی میں اُس کے مسائل حل ہوتے ہیں یا پھر وہ دُعا اُس کے لئے آخرت کا ذَخیرہ بن جاتی ہے۔

نہ جانے کون سا گناہ ہو گیا ہے:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ دُعا مانگنے میں **اللہ ربُّ العزّت** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب ماہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت بھی ہے، دُعا مانگنا سُنَّت بھی ہے، دُعا مانگنے سے عبادَت کا ثواب بھی ملتا ہے نیز دُنیا و آخرت کے مُتَعَدِّد فوائد حاصِل ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ دُعا کی قبولیت کیلئے بہت جلدی مچاتے بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! باتیں بناتے ہیں کہ ہم تو اتنے عرصے سے دُعائیں مانگ رہے ہیں، بزرگوں سے بھی دُعائیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وظائف پڑھتے ہیں، وہ اَوراد پڑھتے ہیں، فلاں فلاں مزار پر بھی گئے مگر ہماری حاجت پوری ہوتی ہی نہیں، بلکہ بعض یہ بھی کہتے سنے جاتے ہیں:

"کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے! جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!!"

نماز نہ پڑھنا تو گویا خطا ہی نہیں!!!:

حیرت انگیز تو یہ ہے کہ اس طرح کی "بھڑاس" نکالنے والے بسا اوقات بے نمازی ہوتے ہیں! گویا نماز نہ پڑھنا تو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) کوئی گناہ ہی نہیں ہے! چہرہ دیکھو تو دُشمنانِ مصطفٰے آتش پرستوں جیسا یعنی تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظیم سُنَّت داڑھی مُبارک چہرے سے غائب! نیز جھوٹ، غیبت، چغلی، وَعدہ خلافی، بدگمانی، بدنگاہی، والدین کی نافرمانی، فلمیں

www.farzuloom.net

ڈرامے، گانے باجے وغیرہ وغیرہ گناہ عادت میں شامل ہونے کے باوجود زَبان پر یہ اَلفاظِ شکوہ کھیل رہے ہوتے ہیں: ''کیا خطا ہم سے ایسی ہوئی ہے! جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے!!''

جس دوست کی بات ہم نہ مانیں:

ذرا سوچئے تو سہی! کوئی جِگری دَوست کئی بار کچھ کام بتائے مگر آپ اُس کا کام نہ کریں۔ اتفاق سے کبھی اُسی دَوست سے کام پڑ جائے تو آپ پہلے ہی سہمے رہیں گے کہ میں نے تو اُس کا ایک بھی کام نہیں کیا، اب وہ بھلا میرا کام کیسے کرے گا! اگر آپ نے ہمت کر کے بات کی اور اُس نے کام نہ کیا تب بھی آپ شکوہ نہیں کر سکیں گے، کیوں کہ آپ نے بھی تو اپنے اُس دوست کا کام نہیں کیا تھا۔

اب ذرا ٹھنڈے دِل سے غور کیجئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کتنے کتنے کام بتائے، کیسے کیسے اَحکام جاری فرمائے، مگر ہم اُس کے کون کون سے حکم پر عمل کرتے ہیں؟ غور کرنے پر معلوم ہو گا کہ اُس کے کئی اَحکامات کی بجا آوری میں ہم نے غفلت سے کام لیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے بات سمجھ میں آگئی ہو کہ خود تو اپنے پرورد گار عَزَّوَجَلَّ کے حکموں پر عمل نہ کریں، مگر وہ کسی بات (یعنی دُعا) کا اثر ظاہر نہ فرمائے تو شکوہ و شکایت لے کر بیٹھ جائیں۔ دیکھئے نا! آپ اگر اپنے کسی جگری دَوست کی کوئی بات بار بار ٹالتے رہیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ آپ سے دوستی ہی ختم کر دے، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں پر کس قدر مہربان ہے کہ لاکھ اُس کے فرمانِ عالی کی خلاف وَرزی کریں، پھر بھی وہ اپنے بندوں کی فہرس سے خارِج نہیں کرتا، لطف و کرم فرماتا ہی رہتا ہے۔ ذرا غور تو فرمایئے! جو بندے اِحسان فراموشی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اگر وہ بھی بطورِ سزا اپنے اِحسانات ان سے روک لے تو ان کا کیا بنے؟ یقیناً اُس کی عنایت کے بغیر بندہ ایک قدم بھی نہیں اُٹھا سکتا، ارے! وہ اپنی عظیم الشان نعمت ہوا جو کہ بالکل مفت عطا فرما رکھی ہے اگر چند لمحوں کیلئے روک لے تو لاشوں کے اَنبار لگ جائیں!!

www.farzuloom.net

قبولیت دُعا میں تاخیر کا ایک سبب:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بسا اَوقات قبولیت دُعا کی تاخیر میں کافی مصلحتیں ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ حضور، سراپا نور، فیض گنجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ پُرسرور ہے: جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کوئی پیارا دُعا کرتا ہے تو **اللہ** تَعَالٰی جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام) سے ارشاد فرماتا ہے: "ٹھہرو! ابھی نہ دو تاکہ پھر مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز پسند ہے۔" اور جب کوئی کافر یا فاسق دُعا کرتا ہے، فرماتا ہے، "اے جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام)! اِس کا کام جلدی کر دو، تاکہ پھر نہ مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز مکروہ (یعنی ناپسند) ہے۔" (کَنْزُالْعُمّال ج۲ص۳۹حدیث ۳۲۶۱، اَحْسَنُ الْوِعاء ص۹۹)

نیک بندے کی دعا قبول ہونے میں تاخیر کی حکمت (حکایت):

حضرت سَیِّدُنا یَحْیٰی بن سعید بن قطان (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ المَنّان) نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کو خواب میں دیکھا، عرض کی: اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ! میں اکثر دُعا کرتا ہوں اور تو قبول نہیں فرماتا؟ حکم ہوا: "اے یَحْیٰی! میں تیری آواز کو پسند کرتا ہوں، اِس واسطے تیری دُعا کی قبولیت میں تاخیر کرتا ہوں۔" (رسالہ قُشَیریہ ص۲۹۷، اَحْسَنُ الْوِعاء ص۹۹)

"فضائلِ دعا" صفحہ 97 میں آدابِ دُعا بیان کرتے ہوئے حضرتِ رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

جلدی مچانے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی!:

(دعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ) دُعا کے قبول میں جلدی نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ خدائے تعالیٰ تین آدمیوں کی دُعا قبول نہیں کرتا۔ ایک وہ کہ گناہ کی دُعا مانگے۔ دوسرا وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قطع رِحم ہو۔ تیسرا وہ کہ قبول میں جلدی کرے کہ میں نے دُعا مانگی اب تک قبول نہیں ہوئی۔ (مسلم ص۱۴۶۳حدیث ۲۷۳۵)

اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ناجائز کام کی دُعا نہ مانگی جائے کہ وہ قبول نہیں ہوتی۔ نیز کسی

www.farzuloom.net

رِشتے دار کا حق ضائع ہوتا ہو ایسی دُعا بھی نہ مانگیں اور دُعا کی قبولیت کیلئے جلدی بھی نہ کریں ورنہ دُعا قبول نہیں کی جائے گی۔

اَحسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدابِ الدُّعاءِ پر اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سُنَّت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے حاشیہ تحریر فرمایا ہے اور اس کا نام ذَیلُ الْمُدَّعاءِ لِاَحسَنِ الْوِعاءِ رکھا ہے۔ مکتبۃُ المدینہ نے تخریج و تسہیل کے ساتھ اِسے ''فضائلِ دعا'' کے نام سے شائع کیا ہے۔اسی کتاب کے حاشیے میں ایک مقام پر دُعا کی قبولیت میں جلدی مچانے والوں کو اپنے مخصوص اور نہایت ہی علمی انداز میں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

اَفسروں کے پاس تو بار بار دھکے کھاتے ہو مگر...

سگانِ دُنیا (یعنی دُنیوی اَفسروں) کے اُمیدواروں (یعنی اُن سے کام نکلوانے کے آرزومندوں) کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک اُمیدواری (اور انتظار) میں گزارتے ہیں، صبح وشام اُن کے دروازوں پر دَوڑتے ہیں، (دَھکے کھاتے ہیں) اور وہ (اَفسران) ہیں کہ رُخ نہیں ملاتے، جواب نہیں دیتے، جھڑکتے، دِل تنگ ہوتے، ناک بھوں چڑھاتے ہیں، اُمیدواری میں لگایا تو بیگار (بے کار محنت) سر پر ڈالی، یہ حضرت گرہ (یعنی اُمیدوار جیب) سے کھاتے، گھر سے منگاتے، بیکار بیگار (فضول محنت) کی بلا اُٹھاتے ہیں، اور وہاں (یعنی افسروں کے پاس دھکے کھانے میں) برسوں گزریں ہنوز (یعنی ابھی تک گویا) روزِ اوّل (ہی) ہے، مگر یہ (دنیوی افسروں کے پاس دھکے کھانے والے) نہ اُمید توڑیں، نہ (افسروں کا) پیچھا چھوڑیں۔ اور اَحْکَمُ الْحَاکِمِین، اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْن عَزَّجَلَالُہٗ کے دروازے پر اَوّل تو آتا ہی کون ہے! اور آئے بھی تو اُکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی، صاحب! پڑھا تو تھا، کچھ اَثر نہ ہوا! یہ اَحمق اپنے لئے اِجابَت (یعنی قبولیت) کا دروازہ خود بند کر لیتے ہیں۔ مُحمَّد رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ، یَقُوْلُ: دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ۔ ترجمہ: ''تمہاری دُعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ

www.farzuloom.net

کرو یہ مت کہو کہ میں نے دُعا کی تھی قبول نہ ہوئی۔ "(بُخاری ج ۴ ص ۲۰۰ حدیث ۶۳۴۰)

بعض تو اِس پر ایسے جامے سے باہر (یعنی بے قابو) ہو جاتے ہیں کہ اَعمال واَدعیہ (یعنی اَورادو دُعاؤں) کے اَثر سے بے اِعتقاد، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وَعدئہ کرم سے بے اِعتماد، وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ الْکَرِیْمِ الْجَوَاد۔ ایسوں سے کہا جائے کہ اَے بے حیا! بے شرمو!! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو۔ اگر کوئی تمہارا برابر والا دَوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اُس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اُس سے کہتے ہوئے اَوّل تَو آپ لجاؤ (شرماؤ) گے، (کہ) ہم نے تو اُس کا کہنا کیا ہی نہیں اب کس منہ سے اُس سے کام کو کہیں؟ اور اگر غرض دِیوانی ہوتی ہے (یعنی مطلب پڑا تو) کہہ بھی دیا اور اُس نے (اگر تمہارا کام) نہ کیا تو اصلاً محل شکایت نہ جانو گے (یعنی اس بات پر شکایت کرو گے ہی نہیں ظاہر ہے خود ہی سمجھتے ہو) کہ ہم نے (اُس کا کام) کب کیا تھا جو وہ کرتا۔

اب جانچو، کہ تم مالِكُ عَلَی الْاِطْلَاق عَزَّجَلَالُهٗ کے کتنے اَحکام بجالاتے ہو؟ اُس کے حکم بجا نہ لانا اور اپنی دَرخواست کا خواہی نخواہی (ہر صورت میں) قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے!

او اَحمق! پھر فرق دیکھ! اپنے سر سے پاؤں تک نظر غور کر! ایک ایک رُوئیں میں ہر وَقت ہر آن کتنی کتنی ہزار دَر ہزار دَر ہزار صَد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں۔ تو سوتا ہے اور اُس کے معصوم بندے (یعنی فرشتے) تیری حفاظت کو پہرا دے رہے ہیں، تو گناہ کر رہا ہے اور (پھر بھی) سر سے پاؤں تک صحت وعافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانے کا ہضم، فضلات (یعنی جسم کے اندر کی گندگیوں) کا دَفع، خون کی رَوانی، اَعضا میں طاقت، آنکھوں میں روشنی۔ بے حساب کرم بے مانگے بے چاہے تجھ پر اُتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں، کس منہ سے شکایت کرتا ہے؟ تو کیا جانے کہ

www.farzuloom.net

تیرے لئے بھلائی کا ہے میں ہے! تو کیا جانے کیسی سخت بلا آنے والی تھی کہ اِس (بظاہر نہ قبول ہونے والی) دُعا نے دَفْع کی، تو کیا جانے کہ اِس دُعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لئے ذَخیرہ ہورہا ہے، اُس کا وَعدہ سچا ہے اور قبول کی یہ تینوں صورتیں ہیں جن میں ہر پہلی، پچھلی سے اَعلیٰ ہے۔ ہاں، بے اِعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور اِبلیسِ لعین نے تجھے اپنا سا کر لیا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ سُبْحٰنَہٗ وَ تَعَالٰی (اور اللہ کی پناہ وہ پاک ہے اور عظمت والا)۔

اَے ذَلیل خاک! اے آبِ ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اِس عظیم شرف پر غور کر کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک، متعالی (یعنی بلند) نام لینے، اپنی طرف منہ کرنے، اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتا ہے۔ لاکھوں مرادیں اِس فضل عظیم پر نثار۔

او بے صبرے! ذرا بھیک مانگنا سیکھ۔ اِس آستانِ رَفیع کی خاک پر لَوٹ جا۔ اور لپٹا رہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں! بلکہ پکارنے، اُس سے مناجات کرنے کی لذت میں ایسا ڈوب جا کہ اِرادہ و مراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اِس دروازے سے ہرگز محروم نہ پھریگا کہ مَنْ دَقَّ بَابَ الْکَرِیْمِ انْفَتَحَ (جس نے کریم کے دروازے پر دستک دی تو وہ اس پر کھل گیا) وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ (اور توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے)۔ (فضائل دُعا ص ۱۰۰ تا ۱۰۴)

دُعا کی قبولیت میں تاخیر تو کرم ہے:

حضرت سَیِّدُنا مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اَے عزیز! تیرا پروَردگار عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (پ۲، البقرۃ:۱۸۶)

تَرجَمہ: میں دُعا مانگنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں جب مجھ سے دُعا مانگے۔

فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ (پ۲۳، صٰفّٰت:۷۵)

تَرجَمہ: ہم کیا اَچھے قبول کرنے والے ہیں۔

www.farzuloom.net

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ (پ۲۴،مؤمن:۶۰)

ترجمہ: مجھ سے دُعا مانگو میں قَبول فرماؤں۔

پس یقین سمجھ کہ وہ تجھے اپنے دَر سے محروم نہیں کرے گا اور اپنے وَعدے کو وَفا فرمائے گا۔ وہ اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرماتا ہے:

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْ(۱۰) (پ۳۰،الضحٰی:۱۰)

ترجمہ: سائل کو نہ جِھڑک۔

آپ کس طرح اپنے خوانِ کرم سے دُور کرے گا! بلکہ وہ تجھ پر نظرِ کرم رکھتا ہے کہ تیری دُعا کے قبول کرنے میں دیر کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حال۔ (فضائلِ دُعا ص۹۸)

(فیضانِ رمضان ص۱۱۴تا۱۰۷)

---

(03): "دعا میں یہ باتیں منع ہیں"

جن باتوں کی دُعا کرنا منع ہے، ان سے متعلق دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب " فضائل دُعا " سے چند مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں:

1. دُعا میں حد سے نہ بڑھے جیسے اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا مرتبہ مانگنا یا آسمان پر چڑھنے کی تمنّا کرنا نیز دونوں جہاں کی ساری بھلائیاں اور سب کی سب خوبیاں مانگنا بھی مَنْع ہے کہ ان خوبیوں میں مَراتبِ اَنبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بھی ہیں جو نہیں مل سکتے۔ لہٰذا یوں نہیں کہہ سکتے کہ دونوں جہاں کی ساری بھلائیاں عطا فرما۔ اَلبتہ یہ دُعا کی جاسکتی ہے کہ ہمیں دِین و دُنیا کی بھلائیاں عطا فرما۔
2. جو مُحال (یعنی ناممکن) یا قریب بہ مُحال ہو اُس کی دُعا نہ مانگے لہٰذا ہمیشہ کے لئے تندرستی وعافیت مانگنا کہ آدمی عمر بھر کبھی کسی طرح کی تکلیف میں نہ پڑے یہ مُحالِ عادی کی دُعا مانگنا ہے لہٰذا یوں نہیں کہہ سکتے کہ " کوئی مسلمان کبھی بھی بیمار نہ ہو "، اَلبتہ یہ دُعا کی جاسکتی ہے کہ ہمارے بیماروں کو اچھا کر دے۔ یُو نہی لمبے

www.farzuloom.net

قد کے آدمی کا چھوٹا قد ہونے یا چھوٹی آنکھ والے کا بڑی آنکھ کی دُعا کرنا ممنوع ہے کہ یہ ایسے اَمر کی دُعا ہے جس پر قلم جاری ہو چکا ہے (یعنی اس کا فیصلہ ہو چکا ہے لہٰذا اَب اس پر صبر کرتے ہوئے دُعا نہ کرے)۔

3. گناہ کی دُعا نہ کرے کہ مجھے پرایا مال مل جائے کہ گناہ کی طلب کرنا بھی گناہ ہے۔

4. قطعِ رِحم (یعنی عزیزوں سے تعلّق توڑنے) کی دعا نہ کرے، مثلاً یوں نہ کہے: فلاں وفلاں رشتہ داروں میں لڑائی ہو جائے۔

5. اللہ عَزَّوَجَلَّ سے صرف حقیر چیز نہ مانگے کہ پروَردگار عَزَّوَجَلَّ غنی ہے۔ مثلاً دُنیا حقیر و ذلیل ہے، ضرورت سے زائد اس کی طلب ناپسندیدہ ہے لہٰذا دعا میں بس مال و دولت کی کثرت کی طلب کرنا اور آخرت کی بہتری کا بالکل بھی سوال نہ کرنا حقیر چیز مانگنا ہے، جس کی ممانعت ہے۔

6. رنج و مصیبت سے گھبرا کر اپنے مرنے کی دُعا نہ کرے کہ مسلمان کی زندگی اس کے حق میں غنیمت ہے، اَلبتہ یوں دُعا کی جاسکتی ہے کہ "خُدایا! مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور مجھے وفات دے، جس وقت موت میرے حق میں بہتر ہو"، لہٰذا یہ دُعا نہیں کرسکتے کہ "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اب تو مولا! اب موت دے کر ان تکالیف سے چھٹکارا دیدے۔"

7. بے غرضِ شَرعی (شرعی اجازت کے بغیر) کسی کے مرنے اور خرابی (بربادی) کی دُعا نہ کرے، اَلبتہ اگر کسی کافر کے ایمان نہ لانے پر یقین یا ظنِّ غالِب ہو اور (اس کے) جینے سے دِین کا نقصان ہو یا کسی ظالِم سے توبہ اور ظُلم چھوڑنے کی اُمّید نہ ہو اور اُس کا مرنا، تباہ ہونا مخلوق کے حقّ میں مُفید ہو تو ایسے شخص پر بد دُعا کرنا دُرُست ہے۔

8. کسی مسلمان کو یہ بد دُعا نہ دے کہ "تُو کافِر ہو جائے" کہ بعض عُلَما کے نزدیک (ایسی دُعا مانگنا) کُفر ہے اور تحقیق یہ ہے کہ اگر کُفر کو اچّھا یا اسلام کو بُرا جان کر کہے تو بے شک کُفر ہے ورنہ بڑا گناہ ہے کہ مسلمان کی بدخواہی (یعنی بُرا چاہنا) حرام ہے، خُصُوصاً یہ بدخواہی (کہ فُلاں کا ایمان برباد ہو جائے) تو سب بدخواہیوں سے بدتر ہے۔

9. کسی مسلمان پر لعنت نہ کرے اور اسے مَردود وملعُون (لعنت کیا گیا) نہ کہے اور جس کافِر کا کُفر پر مرنا یقینی نہیں اُس پر بھی نام لے کر لعنت نہ کرے۔ یُونہی مچھّر، ہوا، جَمادات (یعنی بے جان چیزوں پتّھر، لوہا وغیرہ) اور حَیوانات پر لعنت ممنوع ہے۔ اَلبتہ بچھو وغیرہ بعض جانوروں پر حدیثِ پاک میں لعنت آئی ہے ۔

10. کسی مسلمان کو یہ بد دُعا نہ دے کہ "تجھ پر خدا کا غضب نازل ہو اور تُو (بھاڑ) آگ یا دوزخ میں داخِل ہو "کہ حدیث شریف میں اس کی مُمانَعَت وارِد ہے (یعنی حدیثِ پاک میں اس قسم کی دُعا سے منع کیا گیا ہے)۔

11. جو کافِر مرا، اُس کے لئے دُعائے مغفِرت حرام و کُفر ہے۔

12. یہ دُعا کرنا: "خدایا! سب مسلمانوں کے سب گناہ بخش دے۔ " جائز نہیں کہ اس میں اُن احادیثِ مبارَکہ کی تکذیب (جھٹلانا) ہے جن میں بعض مسلمانوں کا دوزخ میں جانا وارِد ہوا، البتہ یوں دُعا کرنا "ساری اُمّتِ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مغفِرت (یعنی بخشش) ہو یا سارے مسلمانوں کی مغفِرت ہو، جائز ہے۔ "دونوں دُعاؤں میں فرق یہ ہے کہ پہلی دعا (یعنی سب مسلمانوں کے سب گناہ بخش دیئے جائیں اس) سے لازم آتا ہے کہ کوئی بھی مسلمان ایک لمحہ کے لیے بھی دوزخ میں نہ جائے حالانکہ بعض مسلمانوں کا اپنے گناہوں کے سبب دوزخ میں جانا طے شُدہ ہے لہٰذا ان الفاظ سے دُعا نہیں مانگ سکتے جبکہ دوسری دعا (ساری اُمّتِ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مغفِرت (یعنی بخشش) ہو یا سارے مسلمانوں کی مغفِرت ہو) میں یہ قباحت (بُرائی) نہیں کیونکہ اس میں فقط سارے مسلمانوں کے لیے مغفرت مانگی گئی ہے اور یہ تو اَحادیث سے ثابت ہے کہ جہنم میں جانے والے مسلمانوں کی بھی بالآخر مغفرت کر دی جائے گی اور انہیں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔

13. اپنے لئے اور اپنے دوست اَحباب، اَہل ومال اور اولاد کے لئے بد دُعا نہ کرے، کیا معلوم کہ قَبولیَّت کا وَقت ہو اور بد دُعا کا اثر ظاہِر ہونے پر نَدامت (شرمندگی) ہو۔

14. جو چیز حاصِل (یعنی اپنے پاس) ہو اس کی دُعا نہ کرے مَثَلاً مرد یوں نہ کہے "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے مرد کر دے "کہ اِستہزا (مذاق بنانا) ہے البتہ ایسی دُعا جس میں شریعت کے حکم کی تعمیل (یعنی شرعی حکم پر عمل کرنا) یا عاجزی و بندگی کا اِظہار یا پروردگار عَزَّوَجَلَّ اور مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت یا دِین یا اَہلِ دِین کی طرف رَغبت یا کُفر و کافِرِین سے نفرت وغیرہ کے فوائد نکلتے ہوں، وہ جائز ہے اگرچہ اس اَمر کا حُصول یقینی ہو جیسے دُرُود شریف پڑھنا، (حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے مقام) وسیلہ کی دعا کرنا، (مسلمان ہونے کے باوجود اپنے لیے) صراطِ مستقیم (سیدھے راستے) کی، اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دشمنوں پر غَضب ولعنت کی دُعا کرنا۔

(آدابِ دعا ص ۷ سے ۱۱)

---

(04): "مکّے کی ۱۹ خصوصیات"

(مَکّۃُ المکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کی بے شمار خوبیوں سے یہاں صِرف اُنیس خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے)

☆ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **مَکّۃُ المکرّمہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً میں پیدا ہوئے ☆ پیارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دینِ اسلام کی تبلیغ کا آغاز یہیں فرمایا ☆ یہیں کعبۂ مُشَرَّفہ ہے، اِسی کا طواف کیا جاتا ہے اور نَماز میں دنیا بھر سے اِسی طرف منہ کیا جاتا ہے ☆ مسجِد الحرام شریف یہیں پر ہے جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نَماز کے برابر ہے ☆ آبِ زم زم کا کنواں ☆ حجرِ اَسود ☆ "مقامِ ابراہیم" اور ☆ **صَفا مروہ** یہیں ہیں ☆ مِیقات کے باہَر سے آنے والے بِغیر احرام کے

مکّے میں داخِل نہیں ہو سکتی ☆ دنیا بھر سے مسلمان **حج** کی سعادت پانے کے لئے یہیں حاضِر ہوتے ہیں ☆ جو اِس شہر مقدس میں داخِل ہو جائے مامُون (اَمن پانے والا) ہو گا ☆ (دن کا کچھ وَقت) یہاں کی گرمی پر صبر کر لینے والے کو جہنَّم کی آگ سے دُور کیا جاتا ہے ☆ یہاں غارِ حرا ہے جہاں مکّی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پہلی وحی نازِل ہوئی ☆ یہاں پر ہر موسم کے پھل ملتے ہیں ☆ مِعراجُ النَّبی اور ☆ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کے مُعجزات اِس شہر میں ظاہِر ہوئے ☆ دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ جبلِ ابی قُبیس یہیں واقع ہے ☆ پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں اپنی حیاتِ ظاہِری کے 53 برس گزارے ☆ حضرتِ سیِّدُنا امام مَہدی کا ظُہور **مَکّۃُ المکرَّمہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً میں ہی ہو گا۔

میں مکّے میں جا کر کروں گا طواف اور
نصیب آبِ زم زم مجھے ہو گا پینا (وسائلِ بخشش ص ۳۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات ص ۲۰۰)

---

(05): "مدینہ پاک کی ۱۷ خصوصیات"

(یوں تو مدینے میں بے شمار خوبیاں ہیں مگر حصولِ بَرَکت کیلئے یہاں صِرف 17 بیان کی ہیں)

www.farzuloom.net

☆روئے زمین کا کوئی ایسا شہر نہیں جسکے اسمائے گرامی یعنی مبارک نام اتنی کثرت کو پہنچے ہوں جتنے مدینۃُ المنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کے نام ہیں، بعض عُلماء نے 100 تک نام تحریر کئے ہیں ☆مدینۃُ المنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً ایسا شہر ہے جس کی مَحَبَّت اور ہِجر و فُرقت میں دنیا کے اندر سب سے زیادہ زبانوں اور سب سے زیادہ تعداد میں قصیدے لکھے گئے، لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاتے رہیں گے ☆اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی طرف ہجرت کی اور یہیں قیام پذیر رہے ☆اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس کا نام طابہ رکھا ☆سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر سے واپَس تشریف لاتے تو مدینۃُ الْمنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کے قریب پہنچ کر زیادتیِ شوق سے اپنی سُواری تیز کر دیتے ☆مدینۃُ المنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قلبِ مبارک سُکون پاتا ☆یہاں کا گَرد و غبار اپنے چہرۂ انور سے صاف نہ فرماتے اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو بھی اس سے منْع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ **خاکِ مدینہ میں شفاء** ہے۔(جذب القلوب ص

۲۲)حضرتِ سیدنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لارہے تھے تو تبوک

میں شامل ہونے سے رہ جانے والے کچھ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان ملے انہوں نے گرد اُڑائی، ایک شخص نے اپنی ناک ڈھانپ لی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی ناک سے کپڑا اہٹایا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! "مدینے کی خاک میں ہر بیماری سے شفا ہے۔" **(جامع الاصول للجزری ج۹ص۲۹۷حدیث ۶۹۶۲)** ☆ جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے مدینۃُ المنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡماً آتا ہے تو فِرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا استِقبال کرتے ہیں ۔ الخ۔ (جذب القلوب ص۲۱۱) ☆ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡماً میں مرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ☆ یہاں مرنے والے کی **سرکارِ** مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَفاعت فرمائیں گے ☆ جو وُضو کر کے آئے اور مسجِدُ النَّبَوِیّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں نَماز ادا کرے اسے **حج** کا ثواب ملتا ہے ☆ حجرۂ مُبارَکہ اور منبرِ منوّر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ (جنّت کی کیاری) ہے ☆ مسجِدُ النَّبَوِیّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں ایک نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے **(ابن ماجہ ج۲ص۱۷۶حدیث ۱۴۱۳)** ☆ مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡماً کی سرزمین پر مزارِ مصطفٰے ہے جہاں صبح و شام ستر ستر ہزار فرشتے حاضر ہوتے ہیں ☆ یہاں

www.farzuloom.net

کی زمین کا وہ مبارَک حصّہ جس پر **رسولِ انور**، مدینے کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جسمِ منوَّر تشریف فرما ہے وہ ہر مقام حتّٰی کہ خانہ کعبہ، بیتُ المعمور، عرش و کرسی اور جنّت سے بھی **افضل** ہے ☆ دجّال مدینۃُ المنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً میں داخل نہیں ہو سکے گا ☆ اہلِ مدینہ سے بُرائی کا ارادہ کرنے والا عذاب میں گرفتار ہو گا ☆ یہاں کا قبرستان جنت البقیع دنیا کے تمام قبرستانوں سے **افضل** ہے، یہاں تقریباً 10 ہزار صحابہ کرام واَجلّہ اہلبیتِ اطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بے شمار تابعینِ کرام و اولیاءِ عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اور دیگر خوش نصیب مسلمان مدفون ہیں۔

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے

مرا دل بنے یادگارِ مدینہ (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات ص ۲۶۲ تا ۲۵۹)

---

(06): ”مسجد الحرام میں نمازِ مُصطفٰے کے ۱۱ مقامات“

(۱) بیتُ اللہ شریف کے اَندر **(۲) مَقامِ** ابراہیم کے پیچھے **(۳) مَطاف** کے کَنارے پر حَجَرِ اَسوَد کی سیدھ میں **(۴)** حَطِیم اور بابُ الکَعبہ کے دَرمِیان رُکنِ عِراقی کے قریب **(۵)** مَقامِ حُفرَہ پر جو بابُ الکعبہ اور حَطِیم کے دَرمِیان دیوارِ کعبہ کی جَڑ میں ہے۔ اِس مَقام

www.farzuloom.net

کو ''مَقامِ اِمامتِ جبرائیل'' بھی کہتے ہیں۔ شَہَنشاہِ دوعالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی مقام پر سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو پانچ نَمازوں میں اِمامت کا شَرَف بَخشا۔ اِسی مُبارَک مَقام پر سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ''تعمیرِ کعبہ'' کے وَقت مِٹّی کا گارا بنایا تھا (۶) بابُ الکَعبہ کی طرف رُخ کر کے۔ (دروازۂ کعبہ کی سیدھ میں نَماز ادا کرنا تمام اَطراف کی سیدھ سے افضل ہے) (۷) میزابِ رَحمت کی طرف رُخ کر کے۔ (کہا جاتا ہے کہ مزارِ ضیابار میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چِہرۂ پُرانوار اِسی جانِب ہے) (۸) تمام حَطِیم میں خُصُوصاً میزابِ رَحمت کے نیچے (۹) رُکنِ اَسوَد اور رُکنِ یَمانی کے درمیان (۱۰) رُکنِ شامی کے قریب اِس طرح کہ ''بابِ عُمرہ'' آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُشتِ اَقدَس کے پیچھے ہوتا۔ خواہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''حَطِیم'' کے اَندر ہو کر نماز ادا فرماتے یا باہَر (۱۱) حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے نَماز پڑھنے کے مقام پر جو کہ رُکنِ یَمانی کے دائیں یا بائیں طرف ہے اور ظاہِر تَر یہ ہے کہ مُصَلّٰی آدم "مُستَجار" پر ہے۔ (کتاب الحج ص ۲۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات ص ۲۲۸)

www.farzuloom.net

(07): ”مکّہ مکرمہ کی زیارتیں“

ولادت گاہِ سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ :

حضرتِ علّامہ قطب الدّین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْمُبِین فرماتے ہیں: حُضُور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت گاہ پر دُعا قبول ہوتی ہے۔ (بلد الامین ص ۲۰۱) یہاں پہنچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ **کوہِ مروَہ** کے کسی بھی قریبی دروازے سے باہَر آجایئے۔ سامنے نَمازیوں کیلئے بَہُت بڑا اِحاطہ بنا ہوا ہے، اِحاطے کے اُس پار یہ مکانِ عالیشان اپنے جلوے لُٹا رہا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ دُور ہی سے نظر آجائے گا۔ خلیفہ ہارون رشید علیہ رَحمَۃُ اللہِ المجید کی والِدۂ محترمہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے یہاں مسجِد تعمیر کروائی تھی۔ آجکل اس مکانِ عَظَمت نشان کی جگہ لائبریری قائم ہے اوراس پر یہ بورڈ لگا ہوا ہے: ”مَکْتَبَۃُ مَکَّۃَ الْمُکَرَّمَۃ“

جَبَلِ ابوقبیس :

یہ دُنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے، مسجِدُ الحرام کے باہَر صَفا و مروہ کے قریب واقع ہے۔ اِس پہاڑ پر دُعا قَبول ہوتی ہے، اہلِ مکّہ قحط سالی کے موقع پر اس پر آکر دُعا مانگتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ حَجرِ اَسوَد جنّت سے یہیں نازِل ہُوا تھا (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۱۲۵، حدیث: ۲۰) اِس پہاڑ کو ”اَلْاَ مین“ بھی کہا گیا ہے کہ ” طوفانِ نوح “میں حجرِ اسود اِس پہاڑ پر بحفاظت تمام تشریف فرما رہا، کعبۂ مُشرَّفہ کی تعمیر کے موقع پر اِس پہاڑ نے حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو پکار کر عرض کی: ”حجرِ اَسوَد اِدھر ہے۔ “(بلد الامین ص ۲۰۴ بتغیر قلیل) منقول ہے: ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِسی پہاڑ پر جلوہ اَفروز ہو کر **چاند** کے دو ٹکڑے فرمائے تھے۔ چُونکہ مَکّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً پہاڑوں کے دَرمیان گھرا ہُوا ہے چُنانچِہ اس پر سے چاند دیکھا جاتا تھا پہلی رات کے چاند کو ہِلال کہتے ہیں لِہٰذا اس جگہ پر بَطورِ یادگار **مسجدِ ہلال** تعمیر کی گئی۔ بعض لوگ اِسے مسجدِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں۔ وَاللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمْ عَزَّ وَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ پہاڑ پر اب شاہی مَحَل تعمیر کر دیا گیا ہے، اوراب اُس مسجد شریف کی

زیارت نہیں ہو سکتی۔ ۱۴۰۹ھ کے موسمِ حج میں اِس مَحَل کے قریب بم کے دھماکے ہوئے تھے اور کئی حُجّاجِ کرام نے جامِ شہادت نوش کیا تھا، اِس لئے اب مَحَل کے گرد سخت پہرا رہتا ہے۔ مَحَل کی حفاظت کے پیشِ نظر اِسی پہاڑ کی سُرنگوں میں بنائے ہوئے وُضو خانے بھی خَتم کر دیئے گئے ہیں۔ ایک رِوایت کے مطابِق حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اِسی جَبَلِ ابوقُبَیس پر واقِع **"غارالکنز"** میں مَدفُون ہیں جبکہ ایک مُستند روایت کے مطابِق **مسجدِ خَیف** میں دَفن ہیں جو کہ **مِنٰی** شریف میں ہے۔ وَاللہُ تعالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا **کا مکان رحمت نشان:** مکّے مدینے کے سُلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب تک مکّہ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً میں رہے اِسی مکانِ عالی شان میں سُکُونَت پذیر رہے۔ سیِّدُنا ابراھیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ تمام اولاد بشمول شہزادیٔ کونَین بی بی **فاطِمہ** زَہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی یہیں وِلادت ہوئی۔ سیِّدُنا **جبریل امین** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارہا اِس مکانِ عالیشان کے اندر بار گاہِ رسالت میں حاضِری دی، **حُضُورِ اَکرم** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کثرت سے نُزولِ وَحی اِسی میں ہوا۔ **مسجدِ حرام** کے بعد مکّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً میں اِس سے بڑھ کر افضل کوئی مقام نہیں۔ مگر صد کروڑ بلکہ اربوں کھربوں افسوس! کہ اب اِس کے نشان تک مٹا دیئے گئے ہیں اور لوگوں کے چلنے کے لئے یہاں ہموار فَرش بنا دیا گیا ہے۔ **مروہ** کی پہاڑی کے قریب واقع بابُ الْمَرْوَہ سے نکل کر بائیں طرف (LEFT SIDE) حَسرَت بھری نگاہوں سے صِرف اِس مکان عرش نشان کی فَضاؤں کی زِیارَت کر لیجئے۔

غارِ جَبَلِ ثَور: یہ غار مُبارَک مَکّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کی دائیں جانِب مَحَلّۂ مَسفَلہ کی طرف کم و بیش چار کلو میٹر پر واقِع "جبلِ ثور" میں ہے۔ یہ وہ مقدّس غار ہے جس کا ذِکر قراٰنِ کریم میں ہے، مکّے مدینے کے تاجوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے یارِ غار و یارِ مزار حضرتِ **سیِّدُنا صِدّیق** اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ بَوَقتِ ہِجرَت یہاں **تین رات** قِیام پذیر رہے۔ جب دشمن تلاشتے ہوئے **غارِ ثور** کے منہ پر آ پہنچے تو حضرتِ سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ غمزدہ ہوگئے اور عرض کی: یارَسُولَ اللہ دشمن اتنے قریب آ چکے

www.farzuloom.net

ہیں کہ اگر وہ اپنے قدموں کی طرف نظر ڈالیں گے تو ہمیں دیکھ لیں گے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تسلّی دیتے ہوئے فرمایا: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ترجَمۂ کنزالایمان: غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (پ ۱۰، التوبہ: ۴۰) اِسی جَبَلِ ثور پر قابیل نے سیِّدُنا ہابیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کیا۔

غارِ حِرا: **تاجدارِ رِسالت** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظُہورِ رِسالت سے پہلے یہاں ذِکر و فکر میں مشغول رہے ہیں۔ یہ قبلہ رُخ واقع ہے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پہلی وَحی اِسی غار میں اُتری، جو کہ وہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ (۱) سے مَا لَمْ یَعْلَمْ تک پانچ آیتیں ہیں۔ یہ غار مُبارَک مسجدُ الحرام سے جانِبِ مشرِق تقریباً تین میل پر واقع "جبلِ حِرا" پر واقع، اس مبارک پہاڑ کو **جَبَلِ نور** بھی کہتے ہیں۔ "غارِ حرا" غارِ ثَور سے افضل ہے کیوں کہ غارِ ثور نے تین دن تک سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدم چومے جبکہ **غارِ حرا** سلطانِ دوسرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبتِ بابَرَکت سے زیادہ عرصہ مشرَّف ہوا۔

قِسمتِ ثَور و حِرا کی حِرص ہے
چاہتے ہیں دِل میں گہرا غار ہم　　　　(حدائقِ بخشش)

دارِ اَرقم: دارِ اَرقم کوہِ صَفا کے قریب واقع تھا۔ جب کُفّارِ جفاکار کی طرف سے خطرات بڑھے تو سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِسی میں پوشیدہ طور پر تشریف فرما رہے۔ اِسی مکانِ عالیشان میں کئی صاحِبان مُشَرَّف بہ اسلام ہوئے۔ سیِّدُ الشُّھَدا حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِسی مکانِ بَرَکت نشان میں داخلِ اِسلام ہوئے۔ اِسی میں یہ آیتِ مبارکہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (۴) نازِل ہوئی۔ خلیفہ ہارون رشید علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المجید کی والِدۂ محترمہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے اِس جگہ پر **مسجِد** بنوائی۔ بعد کے کئی خُلَفاء

www.farzuloom.net

اپنے اپنے دَور میں اِس کی تزئین میں حصّہ لیتے رہے۔ اب یہ توسیع میں شامِل کر لیا گیا ہے اور کوئی علامت نہیں ملتی۔

مَحَلَّۂ مَسفَلہ: یہ مَحَلَّہ بڑا تاریخی ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یہیں رہا کرتے تھے، حضراتِ صدّیق و فاروق و حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم بھی اِسی مَحَلَّہ مبارَکہ میں قِیام پذیر تھے۔ یہ مَحَلَّہ خانہ کعبہ کے حصّۂ دیوار "مُستجار" کی جانِب واقع ہے۔

جنّت المعلٰی: جنَّتُ البَقِیع کے بعد جنَّتُ المَعْلٰی دُنیا کا سب سے افضل قبرستان ہے۔ یہاں اُمُّ المؤمِنین خدیجۃُ الکُبریٰ، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر اور کئی صحابہ و تابِعین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور اَولیاء و صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے مزاراتِ مقدّسہ ہیں۔ اب اِن کے قُبّے (یعنی گنبد) وغیرہ شہید کر دیئے گئے ہیں، مزارات مِسمار کر کے اُن پر راستے نکالے گئے ہیں۔ لٰہٰذا باہَر رَہ کر دُور ہی سے اِس طرح سلام عرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ المُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ط نَسْئَلُ اللہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ ط

سلام ہو آپ پر اے قبروں میں رہنے والو! مومنو اور مسلمانو اور ہم بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ سے ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس آپ کی اور اپنی عافیت کے طالب ہیں۔

اپنے لئے اپنے والدَین اور تمام اُمَّت کی مغفِرت کے لئے دُعا مانگئے اور بالخُصُوص اَھلِ جنَّتُ المَعْلٰی کے لئے اِیصالِ ثواب کیجئے۔ اِس قبرستان میں دُعا قَبول ہوتی ہے۔

مسجِدِ جِنّ: یہ مسجِد جنَّتُ المَعْلٰی کے قریب واقع ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نَمازِ فجر میں قراٰنِ پاک کی تِلاوت سن کر یہاں **جِنّات** مسلمان ہوئے تھے۔

مسجدُ الرَّایہ: یہ مسجِدِ جنّ کے قریب ہی سیدھے ہاتھ کی طرف ہے۔ "رایَۃ" عَرَبی میں جھنڈے کو

www.farzuloom.net

کہتے ہیں۔ یہ وہ تاریخی مَقام ہے جہاں **فتحِ مکّہ** کے موقع پر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا جھنڈا شریف نَصب فرمایا تھا۔

مسجدِ خیف: یہ **مِنٰی شریف** میں واقع ہے۔ حِجّۃُ الْوَداع کے موقع پر ہمارے پیارے پیارے **آقا** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہاں نَماز ادا فرمائی ہے۔ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ سَبْعُوْنَ نَبِیًّا مسجدِ خیف میں 70 انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے نماز ادا فرمائی۔ (مُعجَم اَوسط ج۴ص۱۱۷حدیث۵۴۰۷) اور فرمایا: فِی الْمَسْجِدِ الْخَیْفِ قَبْرُ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا مسجدِ خیف میں 70 انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی قبریں ہیں۔ (مُعجَم کبیرج۱۲ص۳۱۶حدیث۱۳۵۲۵) اب اِس مسجد شریف کی کافی توسیع ہو چکی ہے۔ زائرینِ کرام کو چاہیے کہ بصد عقیدت واحترام اِس مسجِد شریف کی زیارت کریں، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمتوں میں اِس طرح سلام عرض کریں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْبِیَاءَ اللہِ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط پھر ایصالِ ثواب کر کے دُعا مانگیں۔

مسجدِ جِعِرّانہ: مکّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً سے جانِبِ طائف تقریباً 26 کلو میٹر پر واقع ہے۔ آپ بھی یہاں سے عُمرے کا اِحرام باندھئے کہ فتحِ مکہ کے بعد طائف شریف فتح کر کے واپَسی پر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہاں سے **عُمرے** کا اِحرام زیبِ تن فرمایا تھا۔ یوسف بن ماہک علیہ رحمۃُ اللہ الخالق فرماتے ہیں: مقامِ جِعرّانہ سے 300 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عُمرے کا احرام باندھا ہے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جِعرّانہ پر اپنا عصا مبارک گاڑا جس سے پانی کا چشمہ اُبلا جو نہایت ٹھنڈا اور میٹھا تھا (بلد الامین ص۲۲۱، اخبار مکہ، جزء۵ ص۶۲، ۶۹) مشہور ہے اُس جگہ پر کُنواں ہے۔ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف سے واپَسی پر یہاں قِیام کیا اور یہیں مالِ غنیمت بھی تقسیم فرمایا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے 28 شوالُ المکرم کو یہاں سے عُمرے کا احرام باندھا تھا۔ (بلد الامین ص۲۲۰، ۲۲۱) اِس جگہ کی

www.farzuloom.net

نسبت قُریش کی ایک عورت کی طرف ہے جس کا لقب جِعرّانہ تھا۔ (ایضاً ص ۱۳۷) عوام اِس مقام کو "بڑا عمرہ" بولتے ہیں۔ یہ نہایت ہی پُر سوز مقام ہے، حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبد الحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی "اخبارُ الاخیار" میں نَقل کرتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الوہّاب مُتَّقی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ موقع ملنے پر جِعِرّانہ (جِ۔عِرْ۔رانہ) سے ضَرور عُمرے کا احرام باندھنا کہ یہ ایسا مُتَبَرَّك مقام ہے کہ میں نے یہاں ایک رات کے مختصر سے حصّے کے اندر سو سے زائد بار مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا خواب میں دیدار کیا ہے اَلحمدُ للہ علٰی اِحسانِہٖ۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الوہاب مُتَّقی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا معمول تھا کہ عمرے کا احرام باندھنے کیلئے روزہ رکھ کر پیدل **جِعِرّانہ** جایا کرتے تھے۔ (**مُلَخَّص از اخبار الاخیار ص ۲۷۸**)

مزارِ مَیمُونہ: مدینہ روڈ پر "نَوارِیہ" کے قریب واقع ہے۔ تادمِ تحریر یہاں کی حاضِری کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ بس A2 یا 13 میں سُوار ہو جایئے، یہ بس مدینہ روڈ پر تَنْعِیم یعنی مسجدِ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی ہے، مسجدُ الحرام سے تقریباً 17 کلومیٹر پر اِس کا آخری اسٹاپ "نَوارِیہ" ہے، یہاں اُتر جایئے اور پلٹ کر روڈ کے اُسی کَنارے پر مَکّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کی طرف چلنا شُروع کیجئے، دس یا پندرہ منٹ چلنے کے بعد ایک پولیس چیک پوسٹ (نکتۂ تفتیش) ہے پھر مَوقِفِ حُجّاج بنا ہوا ہے اس سے تھوڑا آگے روڈ کی اُسی جانِب ایک چار دیواری نظر آئے گی، یہیں اُمُّ المؤمنین **حضرتِ سیِّدَتُنا مَیمُونہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مزار فائضُ الانوار ہے۔ یہ مزار مبارک سڑک کے بیچ میں ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ سڑک کی تعمیر کیلئے اِس مزار شریف کو شہید کرنے کی کوشش کی گئی تو ٹریکٹر (TRACTOR) اُلَٹ جاتا تھا، ناچار یہاں چار دیواری بنادی گئی۔ ہماری پیاری پیاری امّی جان سیِّدَتُنا مَیمُونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی **کرامت** مرحبا!

اَہلِ اِسلام کی مادَرانِ شفیق بانُوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

www.farzuloom.net

(رفیق الحرمین ص ۲۴۳تا۲۴۴)

---

(08): ”مدینہ منورہ کی زیارتیں“

رَوضَۃُ الجنّۃ: تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُجرۂ مُبارَکہ (جس میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مزارِ پُر انوار ہے) اور مِنبرِ نور بار (جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُطبہ اِرشاد فرمایا کرتے تھے) کا درمیانی حصّہ جس کا طُول (یعنی لمبائی) 22 میٹر اور عَرض (چوڑائی) 15 میٹر ہے رَوضَۃُ الجَنَّہ یعنی ”جنَّت کی کیاری“ ہے۔ چُنانچِہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مَا بَیْنَ بَیْتِی وَمِنبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔ یعنی میرے گھر اور مِنبر کی دَرمیانی جگہ جنَّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ **(بُخاری ج۱ ص ۴۰۲ حدیث ۱۱۹۵)** عام بول چال میں لوگ اِسے ”رِیاضُ الْجَنَّہ“ کہتے ہیں مگر اَصل لفظ ”رَوْضَۃُ الْجَنَّہ“ ہے۔

یہ پیاری پیاری کیاری تِرے خانہ باغ کی
سرد اِس کی آب و تاب سے آتش سَقَر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسجِدِ قُبا: مدینۂ طیّبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً سے تقریباً تین کلو میٹر جُنوب مغرِب کی طرف ”قُبا“ نامی ایک قَدیمی گاؤں ہے جہاں یہ مُتَبَرَّک مسجِد بنی ہوئی ہے، قراٰنِ کریم اور اَحادیثِ صَحیحہ میں اِس کے فضائل نہایت اِہتِمام سے بیان فرمائے گئے ہیں۔ عاشِقانِ رسول مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے درمِیانی چال چل کر پیدل تقریباً 40 مِنَٹ میں مسجِدِ قُبا پہنچ سکتے ہیں۔ بخاری شریف میں ہے: ”حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر ہفتے کبھی پیدل تو کبھی سُواری پر **مسجِدِ قُبا** تشریف لے جاتے تھے۔

(بُخاری ج۱ ص ۴۰۲ حدیث ۱۱۹۳)

www.farzuloom.net

عُمرے کا ثواب: دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: {۱} مسجدِ قُبا میں نَماز پڑھنا عمرے کے برابر ہے (تِرمذی ج ۱ ص ۳۴۸ حدیث ۳۲۴) {۲} جس شخص نے اپنے گھر میں وُضو کیا پھر مسجدِ قُبا میں جا کر نَماز پڑھی تو اُسے عمرے کا ثواب ملے گا۔ (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۱۷۵ حدیث ۱۴۱۲)

مزارِ سیِّدُنا حمزہ: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ غزوۂ اُحد (۳ھ) میں شہید ہوئے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مزار فائضُ الانوار اُحد شریف کے قریب واقع ہے۔ ساتھ ہی حضرتِ سیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن جَحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مزارات بھی ہیں۔ نیز غزوۂ اُحد میں 70 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جامِ شہادت نوش کیا تھا اُن میں سے بیشتر شُہَدائے اُحد بھی ساتھ ہی بنی ہوئی چار دیواری میں ہیں۔

شُہَدائے اُحُد عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان **کو سلام کرنے کی فضیلت:** سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نَقْل کرتے ہیں: جو شخص ان شُہَدائے اُحُد سے گزرے اور ان کو سلام کرے یہ قِیامت تک اُس پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ شُہَدائے اُحُد عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بالخُصوص مزارِ سیِّدُ الشُّہَداء سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بارہا **جوابِ سلام** کی آواز سنی گئی ہے۔ (جذب القلوب البقرۃ ص ۱۷۷)

(رفیق الحرمین ص ۲۴۷ تا ۲۴۴)

---

(09): "روضہ رسول کے بارے میں دلچسپ معلومات"

سبز سبز گنبد ہر آنکھ کا نور اور ہر دل کا سُرور ہے۔ ہر عاشقِ رسول اِس بات کا تمنّائی ہوتا ہے کہ وہ جیتے جی کم از کم ایک بار تو ضَرور سبز سبز گنبد و مینار کے دیدارِ فرحت آثار سے شَرَفْیاب ہو۔ مدینۃُ المُنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً میں سب سے بابَرَکت بلکہ رُوئے

زمین کی عظیم ترین زیارت گاہ **روضۂ رسول** ہے۔ کسی عاشقِ رسول نے کتنا پیارا شعر رَقَم کیا ہے:

اِعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو
اَفلاک پہ تو گنبدِ خضرا نہیں کوئی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

سرورِ دوجہان کا مکانِ عرش نشان: **مَسجِدُالنَّبَوِیِّ الشَّرِیف** عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں مشرقی جانب وہ **بُقْعَۂ نور** واقع ہے جہاں مدینے کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جلوہ گر ہیں، یہ وُہی حجرۂ مبارکہ ہے جسی **مَسجِدُالنَّبَوِیِّ الشَّرِیف** عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پہلی بار تعمیر کے وقت ہی سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رہائش کے لئے تیّار کیا گیا تھا اور یہیں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا تقریباً 9 برس تک اپنے سر تاج، صاحِبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں میں حاضِر رہیں، اِسی بِنا پر اِسے **حُجرۂ عائِشہ** بھی کہتے ہیں۔ گارے اور مِٹّی سے بنی دیواروں اور کَھجور کی ٹَہنیوں اور پتّوں کی چھت پر مشتمل مختصر رَقبے کا یہ گھر شاید اُس وَقت مدینۂ منوّرہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کی سادہ ترین عمارت تھی اِس مکانِ عالی شان کی چھت شریف کی بُلندی قدِ آدم یعنی انسانی قد سے ایک ہاتھ (یعنی تقریباً آدھا گز زیادہ بلند) تھی۔ بعد میں اس

www.farzuloom.net

کے اَطراف میں ایسے ہی حُجُراتِ مبارَکہ دیگر اُمَّہاتُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے لئے یکے بعد دیگرے تعمیر کئے گئے۔ حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلَوی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بعض مکانات جَرِیدِ نَخْل یعنی کھجور کی صاف ٹہنیوں کے تھے، ان کو کمبل سے ڈھانپا ہوا تھا اور دروازے پر بھی کمبل کے پردے تھے۔ تمام مکانات قبلے کی طرف اور مشرِق و شام کی جانب تھے، مغرِب کی سَمت کوئی مکان نہ تھا۔ بعض مکان شریف کچّی اینٹوں کے بھی تھے۔ (جذبُ القلوب ص۹۷) جن عاشقان رسول کو اپنے مکان چھوٹے اور تنگ محسوس ہوتے ہیں اُن کو چاہیئے کہ سلطانِ دو جہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مکانِ عالیشان پر غور کر کے اپنے لئے صبر و تحمُّل کا سامان کریں۔

خُسرِ وِکون و مکاں اور تواضُع ایسی

ہاتھ تکیہ ہے تِرا خاک بچھونا تیرا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات ص۲۶۶ تا ۲۷۵)

---

(10): "روضہ انور پر گنبدِ اَطہر"

حُجرۂ مُبارَکہ پر پہلے کسی قسم کا گنبد نہ تھا، چھت پر صِرف نِصف قدِ آدم (یعنی آدھے انسانی

قد) کے برابر چار دیواری تھی تاکہ جو کوئی بھی کسی غَرَض سے مسجِدُالنَّبَوِیّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چھت پر جائے اُسے احساس رہے کہ وہ نہایت ادب کے مقام پر ہے اور کہیں بھول میں بھی اُس پر نہ چڑھے۔ یہاں یہ بیان کرنا **دلچسپی** سے خالی نہیں کہ عبّاسی خِلافت کے ابتدائی دَور میں **مُقْتَدَر** شخصیّات کے مزارات پر **گنبد** بنانے کا سلسلہ ہوا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بغداد شریف اور دِمَشْق میں **گنبد** دینی شخصیّات کے مزارات کا باقاعِدہ حصّہ بن گیا۔ بغداد شریف میں **امامِ اعظم ابو حنیفہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ فائضُ الانوار پر بھی گنبد سَلجُوقی سلطان مَلِک شاہ نے **پانچویں صَدی** میں تعمیر کروایا تھا۔ اس کے بعد اس طرزِ تعمیر کو مِصر میں خوب رواج ملا اور وہاں تھوڑے ہی عرصے میں بہت سے مزارات پر گنبد بن گئے۔ جب قَلاوُوْن خاندان کا دَور آیا تو گنبد تقریباً تمام مُسلِم عَلاقوں میں عام ہوچکا تھا۔ مِصر میں چُونکہ یہ فنِّ تعمیر بہُت مقبول تھا اِس لیے سلطان منصور قَلاوُوْن نے جب روضۂ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر **پہلی مرتبہ گنبد** بنوانے کا فیصلہ کیا تو مِصری مِعماروں کی خدمات حاصل کی گئیں جنھوں نے اپنے ہُنَر کو کام میں لاتے ہوئے **678 ہجری میں حُجرئہ مُطَہَّرہ پر لکڑی کے تختوں کی مدد سے خوبصورت گنبد بنایا۔** روضۂ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت نے اِس گنبد شریف کو ایسا حُسن بخشا کہ زائرینِ مدینہ کی آنکھوں کا تارا بن گیا۔

وسیلہ تجھ کو بو بکر و عمر، عثمان و حیدر کا
الٰہی تُو عطا کر دے ہمیں بھی گھر مدینے میں (وسائلِ بخشش ص ۴۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بڑے اور چھوٹے گنُبد شریف کی تعمیر

پہلا گنبد شریف تقریباً ایک صدی تک عاشِقان رسول کی آنکھیں ٹھنڈی کر تا رہا۔ پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سیسہ پلائے ہوئے لکڑی کے تختوں میں سے چند 'تختے' "ضعیف" ہو گئے، چنانچہ سلطان النَّاصِر حسن بن محمد قَلاوُوْن نے گنُبد شریف کی کچھ خدمت کی، پھر بعد میں سلطان اشرف شعبان بن حسین بن محمد نے 765 ہجری میں مزید خدمت کی سعادت حاصل کی۔ ابھی ایک صدی اور گزری ہو گی کہ اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ گنبد شریف کی وسیع بنیادوں پر "خدمت" یا تعمیرِ نو کی جائے اور ساتھ ہی اُس پنج گوشہ احاطے کی بھی "تعمیری خدمت" کی جائے جو حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بنوایا تھا۔ سلطان اشرف قایِتْبائی نے اوّلاً اپنے ایک نُمایَندے کو اِس کی تحقیقات پر مامور کیا۔ نُمایَندے کی رپورٹ کے مطابِق حُجرۂ مُطَھَّرہ کی دیواروں کی "خدمت" کی اَشَد ضَرورت تھی اور خاص طور پر پنج گوشہ شریف کی شَرقی (EAST) دیوار کی بھی کہ اس میں کچھ دَراڑیں پڑنی شروع ہو گئی تھیں۔ چُنانچِہ

www.farzuloom.net

14 شَعبانُ المعظم 881 سنِ ہجری کو **پنج** گوشہ شریف کے مُتأثِّرہ حصّے نکال لیے گئے، ساتھ ہی ساتھ **حُجرۂ مُطَهَّرہ** کی پُرانی چھت شریف بھی ہٹالی گئی اور شرْقی جانِب تقریباً ایک تِہائی حصّے پر چھت ڈال دی گئی جس سے یہ ایک تہ خانے کی مانِند نظر آنے لگا، جب کہ باقی کے دوتِہائی حصّے پر چھت کی ترکیب نہیں کی گئی بلکہ اِس کے اوپر **تینوں مبارَک قبروں** کے سِرہانوں کی جانب مُنَقَّش پتّھروں سے بنا ہوا ایک **چھوٹا سا مگر عَظمت میں بَہُت بڑا گنبد** حُجرۂ پاک پر تعمیر کر دیا گیا اُس کے اوپر سفید سنگِ مرمر لگایا گیا اور پیتل کا ہِلال (چاند) نَصب کر دیا گیا۔ اس کے اوپر مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چھت کو مزید بُلند کر دیا گیا تا کہ یہ چھوٹا گنبد اپنے ہِلال (چاند) سمیت مسجِدِ کریم کی چھت شریف کے نیچے آجائے۔ پھر اس کے اوپر **بڑا گنبد** شریف تعمیر کیا گیا۔ 17 شَعبانُ المُعظَّم 881 ہجری کو حُجرۂ مُطَهَّرہ کی "خدمت" اور تعمیرِ نو کا کام شُروع ہوا اور دو ماہ میں مکمَّل ہوا، یہ کام 7 شوّالُ المکرم 881 ہجری کو ختم ہوا۔ سلطان قایتبائی مُؤَرَّخہ 22 ذُوالْحِجّۃِالحرام 881ھ کو مدینۃُ المنورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً حاضِر ہوئے اور اُنہوں نے اُسی مقام سے حاضِری دی جہاں سے عوامُ النّاس کھڑے ہو کر سلام عَرض کرتے ہیں (یعنی جالی مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر مُواجَھَہ شریف کے سامنے سے)۔ جب انہیں جالی مبارَک کے اندر داخِل ہونے کی عَرض کی گئی تو

فرمانے لگے: میں اِس قابل کہاں! اگر ممکن ہوتا تو میں مُواجَہہ شریف سے بھی دُور کھڑے ہو کر سلام عرض کرتا۔

نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ قابِل منہ دکھانے کے
مگر اُن کا کرم بندہ نواز و بندہ پرور ہے (ذوق نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُؤَذِّن پر دورانِ اذان آسمانی بجلی گری

13 رَمَضان المبارَک 886 ہجری کو آسمانِ مدینہ کا مَطلَع اَبر آلود تھا، مؤذِّن صاحب حسبِ معمول مینارۂ رئیسیہ پر اذان دینے کی غَرَض سے چڑھے ہی تھے کہ اچانک ان پر بجلی گری، مؤذِّن صاحِب موقع پر ہی شہید ہو گئے اور مینارۂ رئیسیہ مسجِدُ النَّبَوِیّ الشَّرِیف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جانب گر پڑا، مسجِدِ کریم میں آگ بھڑک اٹھی، ناگہانی آگ کی لپیٹ میں آ کر اور بھگدڑ وغیرہ میں مزید دس آدمی فوت ہوئے، آگ اور مَنارے کے گرنے سے گنبد شریف کو بھی "صدمہ" پہنچا اور کچھ مَلْبہ حُجْرَۂ مُطَھَّرہ کے اندر بھی حاضِری کے لئے جا پہنچا، تاہم حُجرئہ شریفہ "صدمے" سے محفوظ رہا، اگرچِہ فوری نوعیت کی "تعمیری خدمت" تو کروا دی گئی مگر مکمَّل تفصیلات کے ساتھ

www.farzuloom.net

سلطان قایتبائی کو 16 رَمضانُ المبارَک کو قاصد کے ذَرِیعے پیغام بھیج دیا گیا۔ سلطان نے مِصر سے ضَروری سامان اور ایک سو سے زیادہ معمار، کاریگر اور مزدور مدینۃُ المُنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً روانہ کر دیئے۔ کام شروع کر دیا گیا، باہَر والا گنبد شریف جس کو بہت زیادہ "صدمہ" پہنچا تھا مکمَّل طور پر ہٹا لیا گیا، سلطان قایتبائی کے حکم سے 892 سن ہجری میں باہَر کی جانب ایک نیا گنبد شریف تعمیر کیا گیا جو کہ صدیوں تک قائم رہا۔

سبز گنبد کب بنایا

کسی ضَرورت کی وجہ سے ترکی سلطان محمود بن عبدالحمید خان نے سلطان قایتبائی کا بنوایا ہوا گنبد شریف شہید کرواکر 1233 ہجری میں دوبارہ گنبد تعمیر کروادیا۔ 1253ھ مطابق 1837ء میں اِسے **سبز رنگ** کر دیا گیا اور اس کے سبز رنگ کی وجہ سے اسے **گنبدِ خضرا** کہا جاتا ہے۔ اِس میں 67 روشن دان ہیں، جن میں سے کچھ تو گول شکل کے ہیں اور باقی مُستَطِیل (یعنی لَمچورَس) ہیں۔

گنبدِ خضرا خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.farzuloom.net

دونوں گنُبدوں میں ایک چھوٹا سا سوراخ رکھا گیا

نچلے گنبد شریف کے اوپر ایک ایسا سوراخ رکھا گیا ہے جس سے قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں رہتی، اس پر ایک باریک جالی لگائی گئی ہے تاکہ اس میں کبوتر وغیرہ داخل نہ ہو سکیں۔اور بالکل اِسی طرح اس کے عین اوپر گنبدِ خضرا میں جُنوب کی سَمت ہلال (چاند) کے نیچے بھی سوراخ رکھا گیا تھا، جب کبھی قَحط کا سامنا ہوتا اہلِ مدینہ اِس رَوزن (سوراخ شریف) کو کھول دیا کرتے تھے، جونہی دھوپ کی کرنیں حجرہ مُطَہَّرہ کے اندر حاضِری کی سعادت پاتیں، بادَل پانی لیکر حاضِر ہو جاتے اور اہلِ مدینہ کے لیے خوب بارانِ رحمت برساتے۔اب اسے بند کر دیا گیا ہے۔

بَادَل گھرے ہوئے ہیں بارِش برس رہی ہے
لگتا ہے کیا سُہانا میٹھے نبی کا روضہ (وسائلِ بخشش ص۲۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گنُبد شریف کے مختلف رنگ

گنبد شریف کے مختلف اَدوار میں مختلف رنگوں کی وجہ سے اسے ان رنگوں کی نسبت سے شہرت رہی ہے، مثلاً جب اس کا رنگ سفید تھا تو اسے "قُبَّةُ الْبَیْضَاء" کہتے، جب نیلا رنگ ہوا تو اسے "قُبَّةُ الزَّرْقَاء" کہنے لگے، اور پھر 1253ھ مطابق 1837ء سے اب تک یہ **سبز رنگ** کی وجہ سے "قُبَّةُ الْخَضْراء" (یعنی سبز گنبد) کے نام سے مشہور ہے۔ یہ نہایت

www.farzuloom.net

دلآویز، بہت ہی پیارا اور عاشِقانِ رسول کی آنکھوں کا تارا ہے، دنیا بھر کے عاشِقان رسول اس سے بے حد محبت کرتے ہیں اور اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ دنیا بھر کی بے شمار مسجدوں کے گنبد "گنبد خضرا" کی یاد میں سبز رنگ کے بنائے جاتے ہیں۔ بعض مساجِد پر تو گنبدوں کی شکل و شباہت اور سبز رنگت میں کافی مشابہت (یعنی یکسانیت) دیکھی جاتی ہے جس کی ایک مثال بابری چوک باب المدینہ کراچی میں واقع مسجِد کنزالایمان پر بنا ہوا **سبز سبز گنبد** ہے۔

کیسا ہے پیارا پیارا یہ سبز سبز گنبد کتنا ہے میٹھا میٹھا میٹھے نبی کا روضہ (وسائلِ بخشش ص۲۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات ص۲۷۵ تا ۲۸۱)

----

(11): "حج و عمرہ کے دوران دعا قبول ہونے کے 29 مقامات"

یوں تو حَرَمَینِ شَرِیْفَیْن میں ہر جگہ اَنوار و تجلّیات کی چھما چھم برسات برس رہی ہے تاہم "**اَحْسَنُ الْوِعَاء لآدابِ الدُّعاء**" سے بعض دُعا قبول ہونے کے مخصوص مَقامات کا ذِکر کیا جاتا ہے۔ تاکہ آپ اُن مَقامات پر مزید دِل جَمعی اور توجُّہ کے ساتھ دُعا کر سکیں۔

مَکَّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کے مَقامات یہ ہیں: {1} مَطاف {2} مُلتَزَم {3} مُستَجار {4} بیتُ اللہ کے اَندر {5} میزابِ رَحمت کے نیچے {6} حَطِیْم {7} حَجرِ اَسوَد {8} رُکنِ یَمانی خُصوصاً جب دَورانِ طواف وہاں سے گزر ہو {9} مَقامِ اِبراہیم کے پیچھے {10} زَم زَم کے کنویں کے قریب {11} صَفا {12} مروہ {13} مَسعٰی خُصوصاً سبز میلوں کے درمیان {14} عَرَفات خُصوصاً موقِفِ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے

www.farzuloom.net

نزدیک {15} مزدلفہ خُصوصاً مَشْعَرُالحرام {16} مِنٰی {17} تینوں جَمرات کے قریب {18} جب جب کَعبہ مشَرَّفہ پر نظر پڑے۔ **مدینہ مُنوَّرہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡماً **کے مقامات یہ ہیں:** {19} مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام {20} مُواجَھہ شریف، اِمام اِبنُ الجزری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: دُعا یہاں قَبول نہ ہو گی تو کہاں قَبول ہو گی (حصن حصین ص ۳۱) {21} مِنبرِ اطہر کے پاس {22} مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سُتونوں کے نزدیک {23} مسجدِ قُبا شریف {24} مسجدُ الفتح میں خُصوصاً بدھ کو ظہر و عَصر کے دَرمِیان {25} باقی **مساجدِ طیّبہ** جن کو سرکارِ مدینہ، سُکونِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت ہے (مَثَلاً مسجدِ غَمامہ، مسجدِ قِبلَتَین وغیرہ وغیرہ) {26} وہ مُبارَک کُنویں جنہیں سَرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت ہے {27} جَبَلِ اُحُد شریف {28} مَشَاہِدِ مُبارَکہ (مَشَاہِد جمع ہے مَشہد کی اور مشہد کا معنٰی ہے: "حاضِر ہونے کی جگہ" یہاں مراد یہ ہے کہ جس جس مقام پر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے وہاں دعا قَبول ہوتی ہے اور خُصوصاً مکّہ مکرّمہ اور مدینہ مُنوَّرہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡماً میں بے شُمار مقامات پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما ہوئے مَثَلاً حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا مقدّس باغ وغیرہ) {29} مزاراتِ بقیع۔ تاریخی روایات کے مطابِق جنّتُ البقیع میں تقریباً دس ہزار صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان آرام فرما ہیں۔

افسوس! 1926 میں جنّتُ البقیع کے مزارات کو شہید کر دیا گیا اب جگہ جگہ مبارک قبریں مسمار کر کے وہاں راستے نکال دیئے گئے ہیں لہٰذا آج تک سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو جنّتُ البقیع کے اندر داخِلے کی جُرأت نہیں ہوئی مَبادا (یعنی کہیں ایسا نہ ہو) کسی مزارِ فائض الانوار پر پاؤں پڑ جائے اور مسئلہ بھی یہی ہے کہ قبرِ مسلم پر پاؤں رکھنا، بیٹھنا وغیرہ سب حرام ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ 48 صَفْحات پر مشتمل رسالہ، "**قبر والوں کی 25 حکایات**" صَفْحہ 34 پر ہے: (قبرستان میں قبریں مِٹا کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج اص ۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف **گمان** ہو تب بھی اُس پر **چلنا ناجائز**

www.farzuloom.net

وگناہ ہے۔(دُرِّمُختار ج۳ص۱۸۳) لہٰذا عاشقانِ رسول سے درخواست ہے کہ وہ باہَر ہی سے سلام عرض کریں۔بقیع شریف کے صدر دروازے سے سلام عرض کرنا ضَروری نہیں، صحیح طریقہ یہ ہے کہ قبرِستان کے باہَر ایسی جگہ کھڑے ہوں جہاں آپ کی قبلے کو پیٹھ ہو کہ اِس طرح مدفونینِ بقیع کے چہروں کی طرف آپ کا رُخ ہو جائیگا۔

ہیں مَعاصی حد سے باہَر پھر بھی زاہِد غم نہیں

رحمتِ عالم کی اُمّت، بندہ ہوں غفّار کا (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(رفیق الحرمین ص ۶۰ تا ۵۷)

---

(12): "جنّت کی ۲۲ جھلکیاں"

سبحٰنَ الله! سبحٰنَ الله! سبحٰنَ الله! جنّت کی عظمت کی بھی کیا ہی بات ہے! دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 152 تا 162 پر تحریر کردہ ''جنّت کا بیان'' میں سے چند جھلکیاں مُلاحظہ فرمایئے، اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ منہ میں پانی آجائیگا۔ اللہ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بھری جنّت کی چاہت میں بے تاب ہو جایئے اور اسے پانے کی جِدّوجُہد تیز تر کر دیجئے چُنانچہ لکھا ہے:* اگر جنّت کی کوئی ناخُن بھر چیز دنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائیں اور* اگر جنّتی کا کنگن (یعنی کلائی کا ایک زیور) ظاہر ہو تو آفتاب (سورج) کی روشنی مٹادے، جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے* جنّت کی اتنی جگہ جس میں کَوڑا (چابُک، دُرّہ) رکھ سکیں دنیا و مافیہا (یعنی دنیا اور اس کے اندر جو کچھ ہے اُس) سے بہتر ہے جنّت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں جنّتیوں کو جنّت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں

www.farzuloom.net

گے، جو چاہیں گے فوراً اُن کے سامنے موجود ہو گا* اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسی وقت بُھنا ہوا اُن کے پاس آجائے گا!! اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے، ان میں ٹھیک اندازے کے مُوافِق پانی، دودھ، شراب، شہد ہو گا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ، بعد پینے کے خود بخود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے* وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں جس میں بدبُو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں، آپے سے باہَر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں، وہ پاک شراب اِن سب باتوں سے پاک و مُنزَّہ ہے وَہاں نَجاست، گندَگی، پاخانہ، پیشاب، تھوک، رینٹھ، کان کا میل، بدن کا میل اَصلًا (یعنی بالکل) نہ ہوں گے* ایک خوشبودار فَرحت بخش ڈکار آئے گی، خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا* سب کھانا ہَضم ہو جائے گا اور* ڈکار اور پسینے سے مُشک کی خوشبو نکلے گی ہر وَقت زَبان سے تسبیح و تکبیر بہ قَصد (یعنی ارادۃً) اور بِلاقصد (یعنی بِلاارادہ) مِثلِ سانس کے جاری ہو گی کم سے کم ہر شخص کے سِرہانے دس ہزار خادِم کھڑے ہونگے، خادِموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہو گا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہو گی، جتنا کھاتا جائے گا لذّت میں کمی نہ ہو گی بلکہ زیادَتی ہو گی، ہر نوالے میں ستّر مزے ہوں گے، ہر مزہ دوسرے سے مُمتاز، وہ (مزے) مَعاً (یعنی ایک ہی ساتھ) محسوس ہوں گے، ایک کا احساس دوسرے سے مانِع (یعنی روکنے والا) نہ ہو گا* جنّتیوں کے نہ لباس پُرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی فنا ہو گی* اگر جنّت کا کپڑا دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بے ہوش ہو جائے، اور لوگوں کی نگاہیں اس کا تحمّل (تَ۔حَم۔مُل یعنی برداشت) نہ کر سکیں* اگر کوئی حور سمندر میں تھوک دے تو اُس کے تھوک کی شیرینی (مٹھاس) کی وجہ سے سمندر شیریں (میٹھا) ہو جائے اور ایک روایت ہے کہ اگر جنّت کی عورت سات سمندروں میں تھوکے تو وہ شہد سے زیادہ شیریں (یعنی میٹھے) ہو جائیں* سر کے بال اور پلکوں اور بھَوؤں کے سوا جنّتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب بے رِیش ہوں گے، سُرمگیں (یعنی سُرمہ لگی) آنکھیں، تیس برس کی عُمر کے معلوم ہوں گے کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے* پھر لوگ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے) ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں، اُس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی، نہ قُلوب (یعنی دلوں) پر ان کا خطرہ (خیال) گزرا، اس میں

www.farzuloom.net

سے جو (چیز) چاہیں گے، اُن کے ساتھ کر دی جائے گی اور خرید وفروخت نہ ہو گی اور *جنّتی اس بازار میں باہم ملیں گے، چھوٹے مرتبے والا بڑے مرتبے والے کو دیکھے گا، اس کا لباس پسند کریگا، ہُنُوز (یعنی ابھی) گفتگو ختم بھی نہ ہو گی کہ خیال کریگا، میرا لباس اُس سے اچّھا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جنت میں کسی کے لیے غم نہیں *جنّتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائے گا۔ اور اُن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب میں مُعزّز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجہِ کریم کے دیدار سے ہر صبح وشام مُشرّف ہوگا *جب جنّتی جنّت میں جالیں گے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے فرمائے گا: کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دوں؟ عرض کریں گے: تُو نے ہمارے منہ روشن کیے، جنّت میں داخل کیا، جہنّم سے نَجات دی۔ اُس وقت پردہ کہ مخلوق پر تھا اُٹھ جائے گا تو دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر انھیں کوئی چیز نہ ملی ہو گی۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الرَّؤُوْفِ الرَّحِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالتَّسْلِیْمُ، اٰمین! (ترجمہ: یااللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے حبیب رء وفٌ رَّحیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیم کے صدقے اپنا دیدار نصیب فرما، اٰمین)

ہو نظرِ کرم بہرِ ضیا سُوئے گنہگار
جنّت میں پڑوسی مجھے آقا کا بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(نیکی کی دعوت ۱۰۱ تا ۹۸)

----

www.farzuloom.net